اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور (پاکستان)

یوم چہار شنبہ
۲۹ رجب سنہ ۱۳۶۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ,,
سہ ماہی ۷ ,,
ماہوار ۲½ ,,

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۸/۴ | ۱۷ ہجرت ۱۳۲۹ ہش | ۱۷ مئی سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۱۵

اخبار احمدیہ

ڈلہوزی ۱۳ مئی:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہی ہے۔ احباب حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتیں۔

لاہور ۱۶ مئی مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق محترمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طرف سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

"عزیزی عبد اللہ خان کو دو دن بخار تیز رہا۔ چونکہ گزشتہ دو ہفتوں سے دل کی کمزوری کے دورے ہو رہے تھے۔ تو اس بخار سے کمزوری اور بھی بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درد دل سے دعاؤں کی تاکید سے التجا ہے۔" (مبارکہ)

بھارت سے آئے ہوئے پناہ گزینوں کی قابل رحم حالت

حیدرآباد سندھ ۱۶ مئی:۔ ایسے پناہ گزینوں کے تقریباً ۱۵۰ گھرانے جنہوں نے وزیر مہاجرین کی ہدایت پر بھارت واپس جانے کے لئے پرمٹوں کی درخواست دے دی ہے۔ جہاں اس طرح بے یار و مددگار پڑے ہیں۔ کہ کوئی انہیں یہ بتانے والا بھی نہیں ہے کہ واپسی کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ نیز یہ کہ واپس پہنچنے پر ان کی جائیداد انہیں واپس بھی مل جائے گی یا نہیں۔ اب تک ان کا واپس جانے کا کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔ (ارسٹار)

برّ اعظم امریکہ میں جمہوریہ امریکہ کی طرح پاکستان بھی ایشیا کا مستحکم ترین ملک ہے (لیاقت)

کیلیفورنیا ۱۶ مئی۔ یہاں عالمی امور کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے کہا۔ کہ جس طرح براعظم امریکہ میں ریاستہائے متحدہ سب سے مستحکم ملک ہے۔ اسی طرح ایشیا میں پاکستان سب سے مستحکم ملک ہے۔ آپ نے کہا میں نے اندازہ کیا ہے۔ کہ امریکہ میں پاکستان کے مسائل کو سمجھنے اور اس سے تعلقات بڑھانے کی ایک خواہش موجود ہے۔ امریکہ کا پاکستان کے امور میں دلچسپی لینا نہ صرف دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنائے گا۔ بلکہ قیام امن عالم میں بھی ممد ہوگا۔ بیں نے کیلیفورنیا میں آکر انتہائی مسرت محسوس کی ہے۔ کیونکہ اس کے نہ صرف مسائل بلکہ اس کے لوگوں کی صاف گوئی و سادگی مغربی پاکستان کے عوام سے ملتی ہے۔ آپ نے اس سے پہلے سکریمنٹو کے پاکستانیوں کی مسجد میں پاکستانیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ آپ کی حکومت کا دھیان آپ کی طرف برابر رہتا ہے۔ ہندوستان کے تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے اچھے تعلقات نہ صرف دونوں حکومتوں کے لئے بلکہ امن عالم کے لئے بھی مفید ہو سکتے ہیں۔ پاکستان نیشنل ایسوسی ایشن نے قائد اعظم ریلیف فنڈ میں دو ہزار ڈالر علیحدہ دیا اور جو اُنا مسٹر لیاقت علی خان نے دو ہزار ڈالر چندہ مسجد کے فنڈ میں دیا۔ کل ایک گروہ خواتین کو خطاب کرتے ہوئے بیگم لیاقت علی خان نے پاکستانی خواتین کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ اور کہا۔ کہ وہ قومی تعمیر کے سلسلہ میں آگے بڑھ رہی ہے۔ خان لیاقت کے چندے کا اعلان امریکہ میں پاکستانی سفیر مسٹر اصفہانی نے کیا۔

راجگوپال اچاریہ مرکزی کابینہ میں

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ بھارت کے سابق گورنر جنرل مسٹر راج گوپال اچاریہ اور مسٹر سری پرکاش سابق گورنر کو بھارت کی مرکزی کابینہ میں لے لیا گیا ہے۔ ابھی تک ان کو الاٹ شدہ شعبوں کا اعلان نہیں کیا گیا۔ مسٹر سری پرکاش ہندوستان کی تقسیم کے بعد حکومت ہندوستان کی طرف سے آسام کے گورنر مقرر ہوئے تھے۔

عرب لیگ کا فیصلہ

قاہرہ ۱۶ مئی۔ عرب لیگ کونسل کی سیاسی کمیٹی کے تمام ارکان نے عربی فلسطین کو اردن میں ضم کر دینے کے اقدامات کو لیگ کمیٹی کی قرارداد فلسطین کی صریح خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔

حزب مخالف کی کامیابی

انقرہ ۱۶ مئی۔ انتخابات کے سلسلے میں اس وقت ۴۸۷ نشستوں میں سے حزب مخالف نے چار نشستوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

سڈنی ۱۶ مئی۔ کل یہاں دولت مشترکہ کی کانفرنس شروع ہونے پر جنوب مشرقی ایشیا کے اقتصادی مسئلے کے متعلق پاکستانی نظریہ کی سرگرم تائید کی۔ پاکستان کے اس رویے نے نمائندوں کو بہت متاثر کیا۔ آپ نے کہا جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل کو حل کرنے کے لئے دولت مشترکہ کو امریکہ سے امداد حاصل کرنا ہوگی بھارتی لیڈر نے انتباہ کیا۔ کہ اگر پسماندہ ممالک کی حالت میں اصلاح نہ ہو سکی تو خوشحال ممالک کے بھی معیار بدل جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ (اسٹار)

انجینئروں کی کانفرنس ختم ہوگئی!

نئی دہلی ۱۶ مئی:۔ آج نئی دہلی میں پاکستان و ہندوستان کے انجینئروں کی مشترکہ کانفرنس ختم ہوگئی۔ اس کانفرنس میں انتہائی خوشگوار ماحول میں نہری پانی کے کوٹے کے متعلق فنی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔ اصل کانفرنس بھی جلد شروع ہوگی۔

فساد زدہ علاقوں کا دورہ

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ نئی دہلی میں ہندوستان کے وزیر اطلاعات و نشریات نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ وہ بہت جلد خواجہ شہاب الدین کے ہمراہ مشرقی پاکستان کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کریں گے۔ اور اس وقت میں پاکستان مدیران کانفرنس کے صدر مسٹر راشدی اور ہندوستانی کانفرنس کی مجلس عاملہ کے ایک رکن مسٹر گھوش کچھ اور علاقوں کا دورہ کریں گے۔

پاکستانی تاجروں سے امتیازی سلوک بند کیا جائے پاکستان کا کابل کو مراسلہ

کراچی ۱۶ مئی۔ حکومت پاکستان نے کابل کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ پاکستانی تاجروں سے حکومت نے جو امتیازی سلوک شروع کر رکھا ہے۔ اور انہیں طرح طرح سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ اسے فوراً بند ہو جانا چاہیئے۔ یہ مراسلہ ان اطلاعات کی بناء پر لکھا گیا ہے۔ جس میں پاکستانی تاجروں کو تنگ کرنے کی خبریں آئی تھیں۔ حالانکہ پاکستان میں بیشتر افغان تاجر آزادانہ اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ اور ان کو اب بھی مراعات حاصل ہیں۔ انہیں بعض اہم اور ضرورت کی اشیاء درآمد کرنے کی بھی اجازت ہے۔ اور بعض دفعہ سخت کرنسی والے علاقوں سے درآمد شدہ اشیاء کو بھی بھیجنے کی اجازت ہے۔ مراسلے میں لکھا گیا ہے۔ کہ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو حکومت پاکستان رائے عامہ کے اس مطالبے کو رد نہ کر سکے گی۔ کہ افغان تاجروں سے بھی وہی سلوک کیا جائے۔ اس مراسلے میں حکومت افغانستان کے ہتک آمیز مراسلے کے الزامات کا بھی کافی و شافی جواب دیا گیا۔

حکومت سارے مغربی پاکستان میں پناہ گزینوں کا داخلہ روکنا چاہتی ہے

لندن ۱۶ مئی۔ لندن ٹائمز کے نامہ نگار کراچی کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سارے مغربی پاکستان میں پناہ گزینوں کے داخلے کی رفتار کو کم کرنے کا منصوبہ مرتب کر رہی ہے۔ جس میں ۲۰ مئی تک سندھ۔ جودھ پور سرحد کا بند کر دیا جانا شامل ہے۔ اگر اس وقت پناہ گزینوں کے داخلے کی رفتار خود بخود کم نہ ہوئی۔ اندازہ ہے گزشتہ چند مہینوں میں مغربی پاکستان میں ایک لاکھ سے زیادہ پناہ گزین آئے۔ اور محض چند ہزار ہندو یہاں سے گئے۔ لیکن پناہ گزینوں کی آمد میں بھارتی حکام کے تعاون کی بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ اگر بھارتیوں نے پناہ گزینوں کو سندھ کی سرحد کی طرف جانے کی اجازت دے دی۔ تو سیاسی مصالح اور تقاضائے انسانیت کی بناء پر پاکستان کے لئے ان کا داخلہ روکنا ناممکن ہوگا۔ ایک ایسے مقام سے داخلہ روکنا جہاں کھانے اور پانی کا فقدان ہے۔ اس سلسلے میں بھارت کے تعاون کی درخواست کی گئی ہے۔ لیکن تاحال بھارت کی حکومت کا رویہ معلوم نہیں ہو سکا۔ (اسٹار)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

جماعت احمدیہ نیروبی کی طرف سے ڈیوک آف گلاسٹر کی خدمت میں قرآن کریم کا ہدیہ

ہمارے نامہ نگار مقیم نیروبی اطلاع دیتے ہیں کہ نیروبی (مشرقی افریقہ) میں ہز رائل ہائی نس ڈیوک آف گلاسٹر کی آمد پر جماعت احمدیہ نیروبی نے خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا۔ اور قرآن کریم کی انگریزی تفسیر کی پہلی جلد بطور ہدیہ پیش کی گئی۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے جو ایڈریس صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا۔ اس میں ہدیۂ قرآن کریم کی پیشکش کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختصر سوانح حیات اور تحریک احمدیت کی تاریخ کا بھی مجملاً ذکر کیا گیا۔ قرآن مجید ایک چاندی کی طشتری میں رکھ کر پیش کیا گیا۔ صاحب موصوف نے بڑی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس ہدیہ کو قبول کیا۔ اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا :

خدام الاحمدیہ کیلئے خوشخبری

— خدمت سلسلہ کا ایک شاندار موقعہ —

جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ یہ سنکر خوش ہوں گے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کے سپرد ایک اور اہم خدمت فرمائی ہے یعنی

مسجد واشنگٹن کی تعمیر کیلئے عطایا کے وعدے حاصل کرنا

یہ خدمت نہایت ہی اہم ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی خوش نصیبی ہے کہ حضور نے اس اہم ترین کام کے لئے آپ حضرات کو منتخب فرمایا ہے۔ یہ امید رکھتے ہوئے کہ نوجوان طبقہ اپنی تنظیم کے ماتحت اس اہم کام کو قلیل ترین عرصہ میں مکمل کرے گا

مسجد واشنگٹن کی تعمیر کے لئے فی الحال اخراجات کا اندازہ ۲ لاکھ روپے کا ہے۔ اور یہ رقم جماعت احمدیہ کے مردوں نے ہی ادا کرنی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کا کام صرف یہ ہے۔ وہ جماعت کے جملہ افراد کو اس تحریک میں شامل ہونے کا موقعہ دیں۔ اور اس کے لئے ہر گھر پر جاکر اس اہم اور تاریخی مسجد کی تعمیر میں مالی امداد کا وعدہ حاصل کریں۔ اور فہرست مکمل کرکے دفتر وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ میں بھجوائیں۔ جہاں سے اس کی مکمل رپورٹ حضور کی خدمت میں بھجوائی جائے گی۔

خدام کو اس کام کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔ ماہ فروری میں حضور نے تحریک جدید دفتر دوم کا کام ان کے سپرد فرمایا تھا۔ جس میں مجلس نے نہایت شوق سے حصہ لیا تھا۔ اب حضور نے یہ دوسرا کام مجلس خدام الاحمدیہ کے ذمہ لگایا ہے۔ خدام کو اس اہم ترین خدمت کا موقعہ ملنے پر حضور اقدس کی خدمت میں شکریہ کے طور پر دو لاکھ روپیہ سے زائد کے وعدے پیش کرنے چاہئیں۔ اور پھر اس کی وصولی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا امریکہ جیسے ملک کے دار الحکومت میں اسلام کی تبلیغ کا مرکز جلد تر قائم ہو۔ مجالس خدام الاحمدیہ کوشش کریں۔ اور ۱۵ جون ۱۹۵۰ء تک وعدہ جات تعمیر مسجد واشنگٹن کی مکمل فہرستیں بھجوادیں۔ جو جماعتیں فہرستیں بھجوا چکی ہیں۔ اور وہ نامکمل ہیں۔ وہ بھی نئے سرے سے فہرستیں تیار کریں۔ کوئی مرد ایسا نہ رہے۔ جس نے اس تاریخی مسجد کی تعمیر میں حصہ نہ لیا ہو۔ اس سلسلہ میں جملہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت مسجد واشنگٹن کی دیں بھجوائیں۔ جن جماعتوں میں خدام الاحمدیہ کی مجلس قائم نہیں ہے۔ وہاں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اس کام کو مکمل کرکے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کریں :

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

قیام پاکستان وجماعت احمدیہ

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کی تقریر "قیام و استحکام پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مساعی" جو کتابی صورت میں شائع کی گئی تھی اب تھوڑی مقدار میں باقی ہے۔ احباب جلد منگوا کر اپنے دوستوں میں تقسیم کریں۔ قیمت فی نسخہ ۵؍ ایک سو سے زائد کے لئے ۴؍ فی نسخہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ۔ دفتر نشر واشاعت ربوہ ضلع جھنگ

تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں سرکاری طور پر منظور کرلیا گیا (الحمد للہ)

یہ خبر احباب نہایت مسرت سے سنیں گے کہ نظارت تعلیم و تربیت ربوہ کی طرف سے اس سال کے شروع میں تعلیم الاسلام مڈل سکول گھٹیالیاں میں ہائی کلاسز شروع کی گئیں تھیں۔ اور محکمہ تعلیم پنجاب میں یہ درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ ان کلاسز کو منظور کردے۔ چنانچہ ابھی یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کلاسز کو محکمے کی طرف سے منظور کرلیا گیا ہے۔ فالحمد للہ

اب احباب کی خدمت میں یہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے بچے کثرت کے ساتھ سکول میں بھیجیں۔ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر سید مسیح اللہ شاہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ ان کے علاوہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی اور متعدد بی۔ وی اور دیگر اساتذہ موجود ہیں۔ سٹاف کے علاوہ سکول کی عمارت بھی خدا کے فضل سے عمدہ ہے۔ اور اس میں مزید توسیع کی جارہی ہے۔ ہم گھٹیالیاں کے اردگرد کے دیہات سے خصوصاً یہ درخواست کریں گے۔ کہ وہ کثرت کے ساتھ اس میں اپنے بچے بھیجیں

نائب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

احباب مالی اعانت فرمائیں

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی تعمیر کے لئے جو ربوہ میں بنائی جائے گی۔ آپ کی مالی اعانت کی ضرورت ہے۔ کیا آپ نے اپنے سکول کی عمارت کے لئے اپنا چندہ ادا کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو فوراً میرے پاس نام بھجوا دیجئے۔ یا میری طرف سے چندہ طلب کرنے والوں کو اپنا حصہ دیدیجئے۔ اور مطبوعہ رسید حاصل کر لیجئے۔

مرکزی سکول کی عمارت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی منظور کردہ رقم کے علاوہ زر کثیر کی ضرورت ہے۔ ہمارے سکول کی طرف سے اب کے ۵۰ طلباء میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں۔ نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ اپنے سکول کے بچوں کی کامیابی کے لئے آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

(سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

لجنات اماء اللہ توجہ دیں

تمام لجنات بیرون کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے ۲۱ مئی بروز اتوار یوم مساجد واشنگٹن و ہیگ مقرر کیا گیا ہے۔ تا جملہ لجنات اس دن اپنے اپنے ہاں جلسہ کرکے اس تحریک کی اہمیت کو بہنوں پر واضح کریں۔ اور ہر بہن کم از کم پانچ بہنوں کے پاس انفرادی طور پر جاکر مسجد ہیگ کے لئے وعدے حاصل کرکے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ اس مسجد کے لئے اخراجات کا اندازہ کم از کم ایک لاکھ روپیہ ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

فیس منی آرڈر وخرچ خط وکتابت مقامی چندوں سے ادا کریں

تمام سیکرٹریان مال کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ترسیل زر اور خط وکتابت کے اخراجات کو مرکزی چندوں سے وضع نہ کیا کریں۔ بلکہ ایسے اخراجات مقامی چندوں سے ادا کیا کریں۔ جن کو وہ علاوہ مرکزی چندوں کے وصول کرنے کے مجاز ہیں۔ آئندہ ایسے سیکرٹریان مال سے بازپرس ہوگی۔ جو ایسے اخراجات کو مرکزی چندوں سے وضع کریں گے۔ (نظارت بیت المال)

کارخانہ دار صناع اور مزدور احباب توجہ فرمائیں

جماعت احمدیہ کے جملہ کارخانہ دار صناع اور کارخانوں میں کام کرنے والے مزدور احباب اپنے کام کی تفصیل اور پتہ سے دفتر وکالت صنعت کو اطلاع بخشیں تا سلسلہ ان کی ترقی کے لئے ان کی ضروری امداد کرسکے۔ نائب وکیل الصنعت وحرفت تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

دعائے نعم البدل { اکبر علی صاحب واقف زندگی مکتبہ تحریک۔ لاہور کا لڑکا جاوید اقبال بعمر ۲ سال چند روز بعارضہ خسرہ اور نمونیہ بیمار رہ کر ۷ مئی بروز اتوار وفات پا گیا

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۷ مئی ۱۹۵۰ء

ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت

"الفضل" ۱۱ اپریل ۱۹۵۰ء میں صفحہ ۵ پر شیعہ لیکچرار مولوی محمد بشیر صاحب آف ٹیکسلا کی ایک تقریر کا ملخص جو آپ نے احمد نگر نزد "ربوہ" میں ۲ اپریل کو فرمائی شائع کیا گیا تھا۔ یہ ملخص سیکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ احمد نگر نے ہمیں ارسال کیا تھا۔ اور ہم نے بعینہ اس کو الفضل میں شائع کر دیا تھا۔

اس ملخص میں ایک بھی ایسا لفظ نہیں ہے۔ کہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہو۔ کہ گویا صاحب موصوف نے عقائد احمدیت کی حمائت کی تھی۔ اس میں آپ کی تقریر کا صرف وہ حصہ دیا گیا تھا۔ جس میں آپ نے احراریوں کی موجودہ فتنہ طرازانہ روش کے متعلق روشنی ڈالی تھی۔ اس ملخص سے صرف یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے موجودہ حالات میں احراریوں کی پاکستان کے رہنے والوں میں مذہبی عقائد کی بناء پر تفرقہ اندازی کی پر زور مذمت کی ہے۔ اور احراریوں کے خطرناک کردار پر شیعہ سنی تعلقات کے نقطۂ نظر سے بھی روشنی ڈالی ہے۔

احراری آرگن "آزاد" نے اس تقریر میں احراریوں کی موت کا پیغام دیکھ کر اپنی اشاعت ۱۴ اپریل میں ایک نوٹ شائع کیا۔ جس میں پہلے تو حسب فطرت احمدیت اور بزرگان احمدیت کو پیٹ بھر کر گالیاں دیں۔ اور پھر مولوی محمد بشیر صاحب سے مطالبہ کیا کہ وہ اصل حالات پر روشنی ڈالیں۔ "آزاد" کا یہ نوٹ "درنجف" نے بھی اپنی اشاعت ۲۴ اپریل میں شائع کیا۔ "آزاد" نے یہ نوٹ اس انداز سے لکھا۔ کہ گویا الفضل نے اپنے شائع شدہ ملخص میں یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے عقائد احمدیت کی حمائت کی ہے۔ حالانکہ جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس ملخص میں اس بات کی طرف اشارہ تک بھی نہیں۔ اس ملخص میں بیشک اتنا ضرور ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے احراریوں کی موجودہ فتنہ طرازی کے متعلق ذکر کیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ ان کی موجودہ فتنہ طرازی خالصتہً احمدیت کے خلاف ہے مولوی صاحب موصوف نے اس کا حوالہ دے کر بتایا تھا کہ احراریوں کی یہ شورش تبلیغ اسلام کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ محض ملک میں انتشار پھیلانے کے لئے ہے۔ وہ نہ صرف احمدیوں کے خلاف شورش برپا کرتے رہیں۔ بلکہ شیعوں کے خلاف بھی ان کا وطیرہ یہی ہے۔ آپ نے اس کی چند مثالیں بھی پیش کی تھیں۔

ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کی تقریر کا یہ حصہ سراسر احراریوں کے خلاف تھا۔ اور ہم یہی دکھانا چاہتے تھے کہ اگرچہ بعض بھولے بھالے شیعہ علماء ان کے سحر میں آئے ہوئے ہیں اور نادانی سے احراریوں کے مدعا کو نہیں سمجھتے۔ لیکن بعض دوسرے شیعہ علماء ان کی چال کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور احراریوں کو جب موقعہ ملتا ہے وہ شیعوں پر وار کرنے سے بھی باز نہیں رہتے۔ اس تقریر کا یہ حصہ شائع کرنے سے ہماری غرض یہ تھی کہ بھولے بھالے شیعہ شائد ہمارے سمجھانے پر تو اصل حالات پر غور کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ خود اپنے ایک عالم کے تاثرات سنکر متنبہ ہو جائیں۔ اور احراریوں کی ملک و قوم کے خلاف دشمنانہ کارروائیوں میں شمولیت سے اجتناب کریں۔ جو سراسر پاکستان کے قیام و استحکام کے منافی ہیں۔

ہم پھر ایک دفعہ واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کی تقریر کا جو ملخص الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے۔ جو ہمارے نامہ نگار نے مولوی صاحب کی طرف منسوب کیا ہو۔ اور جس کا مطلب یہ ہو۔ کہ مولوی صاحب نے احمدی عقائد کی تائید کی ہے۔ لیکن احراری آرگن نے جو توضیح کا مطالبہ مولوی صاحب موصوف سے کیا۔ اس میں محض شرارت کے لئے اس بات کو اچھالنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ ہمیں اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ مولوی صاحب کے خیال احمدیت کے متعلق تقریباً وہی ہیں۔ جو دوسرے غیر احمدی مسلمانوں کے ہیں۔ احراریوں نے محض غلط مبحث کے لئے عقائد پر زور دیا۔ اور مولوی صاحب پر اتہام لگایا۔ کہ احمدی نامہ نگار کی رپورٹ کی رو سے انہوں نے احمدیت کی حمائت کی ہے۔

اب "آزاد" نے مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۵۰ء پر جو کھیل کھیلا ہے ایک مکتوب جو صاحب موصوف کی طرف سے بنام مدیر "آزاد" ظاہر کیا گیا ہے شائع کیا ہے۔ اس مکتوب میں مولوی صاحب موصوف نے احمدیت کے خلاف اپنی رائے کا اظہار فرمایا ہے۔ اور "آزاد" نے۔۔ غلط مبحث کر کے اپنی بلا احمدیوں پر ڈالنے کی جو کوشش کی تھی بظاہر اس میں اس کو اپنی کامیابی نظر آتی ہے۔ حالانکہ یہ کامیابی محض موہوم ہے۔ سوال یہ نہیں تھا کہ مولوی محمد بشیر صاحب کی رائے عقائد احمدیت کے متعلق کیا ہے۔ بلکہ سوال یہ تھا کہ احراریوں کی فتنہ طرازی کے متعلق ان کی کیا رائے ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ عجیب تصرف ہے کہ آزاد غلط مبحث کر کے جو ابہام و شبہ پیدا کرنا چاہتا تھا۔ باوجود اس مکتوب کے جو مولوی صاحب کی طرف منسوب کر کے آزاد نے شائع کیا ہے خود مولوی صاحب کے ایک دوسرے مکتوب سے جو "درنجف" مورخہ ۸ مئی ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا ہے بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ اور جو کچھ الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اس کی حرف بحرف تائید ہو جاتی ہے۔ اور حسب معمول احراریوں کی فتنہ طرازی کو ایک اور شکست فاش ہوتی ہے۔ اور ان کی جھوٹی انشاء پردازی کا تانا بانا ایک بار پھر منتشر ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا کلام

ان کید الشیطان کان ضعیفا

ایک بار پھر سچا ثابت ہوتا ہے۔ اور پھر

ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت

کا منظر بھی سامنے آ جاتا ہے۔

ہم یہاں "درنجف" ۸ مئی ۱۹۵۰ء کے صفحہ ۵ سے اس مکتوب کا متعلقہ حصہ یہاں نقل کر دیتے ہیں۔ اور قارئین کرام سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ الفضل ۱۱ اپریل میں جو مولوی محمد بشیر احمد صاحب کی تقریر کا ملخص شائع ہوا ہے۔ اس سے ملا کر آپ کے اس مکتوب کا یہ حصہ پڑھیں تو آپ کو احمدی نامہ نگار کے لفظاً لفظاً کی تائید ملے گی۔ مولوی محمد بشیر اپنے اس مکتوب میں فرماتے ہیں۔

"میری یہ تقریر تین گھنٹے جاری رہی۔ جس کا خلاصہ بھی طولانی ہو جائے گا۔ اس لئے اپنی تقریر کے دوسرے ملکی حصہ کا کچھ خلاصہ بھی پیش کئے دیتا ہوں۔ میں تمام مسلمانان پاکستان کو بلا تفریق مذہب و ملت اور بلا امتیاز نسل و وطن ایک قوم قرار دیئے جانے کا حامی ہوں میرا سیاسی مسلک یہ ہے۔ کہ ہم نے اتفاق و اتحاد کی طاقت سے پاکستان حاصل کیا ہے۔ حصول پاکستان کی جدوجہد میں شیعہ سنی۔ پنجابی۔ سندھی شیخ۔ سید کے تفرقے اور امتیازات نہیں تھے۔ ہم سب ایک جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ اور خدا نے ہمیں پاکستان عطا فرمایا۔ پس جن بنیادوں پر ہم نے یہ ملک حاصل کیا ہے۔ ان ہی بنیادوں کی بقا پاکستان کی تعمیر و ترقی۔ دفاع و استحکام کی ضامن ہے۔ ہم اپنے حاصل کردہ ملک کو فرقوں نسلوں اور وطنوں پر منقسم دیکھنا نہیں چاہتے۔ ادارہ جات ملکی میں نمائندگی کا معیار قابلیت و صلاحیت قرار دیئے جانے میں ملک و قوم کی ترقی کا راز مضمر ہے۔ تاکہ مسلمانوں کا ہر فرقہ اور ہر نسل اور پاکستان کے ہر حصہ کا باشندہ ترقی کی دوڑ میں تعصبات مذہبی و وطنی و نسلی کا خطرہ محسوس نہ کرے اور عرصہ قریب میں یہ ملک قابل و لائق افراد کا مالک بن جائے اور بلا تفریق مذہب و ملت اور بلا امتیاز نسل و وطن ہر پاکستانی مسلمان ملک میں اپنا بلند مقام حاصل کرنے میں آزاد ہو۔ جس کا اسے فطری حق حاصل ہے۔

اس کے بعد میں نے رئیس الاحرار مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب کے متعلق کہا تھا کہ وہ موجودہ وقت میں سنی و شیعہ اتحاد کا لفظی نعرہ لگاتے ہیں۔ اور اپنے ہمراہ ہمارے ایک عالم کو لئے پھرتے ہیں۔ مگر جس وقت ہمارا عالم ان کے ہمراہ نہیں ہوتا۔ تو ان ہی شیعوں کو بت پرست اور تعزیہ و ذوالجناح کو اصنام سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں خانیوال میں ان کی آمد کے بڑے بڑے پوسٹر دیواروں پر چسپاں تھے۔ جن میں بحروف جلی لکھا ہوا تھا۔ "فتنۂ رفض کا قلع قمع کرنے کے لئے شیر بیشۂ حریت کی آمد" اس کے بعد میں نے مذہبی تبلیغ کی آزادی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کو حق حاصل ہے۔ کہ دلائل و براہین کی برتری سے دوسرے مذاہب کو مغلوب کیجئے۔ لیکن جبر و تشدد اور غیر مہذب طریقوں سے مغلوب کرنا اسلامی شعار نہیں بلکہ ایک سیاسی چال ہے۔ موجودہ وقت میں فرقہ وارانہ تصادم پیدا کرنا ملک سے غداری یا الیکشنی فراڈ ہے۔ اگر اسلامی خدمت کا صحیح جذبہ ہے۔ تو پھر شیعوں کو بت پرست کہنے کی بجائے اپنے ہم مشرب افراد کو درس قرآن دیکر عملی مسلمان بنا دیجئے۔ اور اگر کسی مذہب کی رد مقصود ہے تو سیاسی ہتھکنڈوں سے نہیں بلکہ دلائل و براہین کی روشنی میں موعظہ و مجادلہ حسنہ پر عمل کیجئے۔ تعزیہ و ذوالجناح کو اصنام کہہ دینے سے تبلیغ نہیں ہوتی۔ بلکہ مذہبی جذبات میں اشتعال پیدا ہوتا ہے۔" (درنجف ۸ مئی)

کیا ہم "آزاد" سے پوچھ سکتے ہیں کہ (۱) جو مکتوب "درنجف" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں جو کچھ احراری مولویوں

مجالس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیاں

ماہ مارچ کی مساعی کا خلاصہ

(۴)

ایبٹ آباد

بعض راستوں کی مرمت کی۔ چند لوگوں کی نقدی سے مدد کی۔ نماز عشاء کے بعد اخبار الفضل اور سلسلہ کی ضروری ہدایات اور احکامات سنائے جاتے رہے۔ بعد نماز فجر نماز باترجمہ اور ضروری مسائل سکھائے جاتے رہے۔ سیپارہ الٓمٓ باترجمہ ختم کروایا گیا۔ اکثر خدام نماز باترجمہ جانتے ہیں۔ بعض الہامات عربی۔ اردو ادعیہ باترجمہ یاد کرائے گئے۔ کیمپ کی صفائی کی گئی اور خیموں کے اردگرد گھاس پھوس کو صاف کیا گیا۔ پھولوں کو پانی دیا جاتا رہا۔ سڑک کو ہموار کیا گیا۔ بعد نماز فجر ایک گھنٹہ P.T. کرائی جاتی رہی۔ ۸ سے ۱۱ بجے تک اور ظہر کے بعد بھی پریڈ کرائی جاتی رہی۔

دینا پور

ایک بیمار کو ہسپتال سے دوائی لاکر دی۔ ایک مسافر کی زادراہ ختم ہونے پر نقدی سے مدد کی جو ڈیرہ غازیخان جانے والا تھا اور سندھ سے آیا تھا۔ تفسیر کبیر جلد اول کا درس دیا جاتا رہا۔ زیر تبلیغ افراد ۱۲ ہیں۔ پانچ عدد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ کتب سلسلہ میں دعوۃ الامیر اسلامی اصول کی فلاسفی۔ توضیح مرام۔ فتح اسلام سوانح حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ شہادۃ القرآن۔ تبلیغ رسالت جلد نہم۔ دہم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اخبار الفضل اور خطبات غیر احمدی اصحاب کو مطالعہ کے لئے دئے گئے۔ غرباء اور مسافروں کو کھانا کھلایا گیا سڑک کے قریب دوکانوں پر پینے کا پانی رکھا گیا۔ خدام اور احباب جماعت نے تحریک جدید کے وعدہ جات مرکز میں بھجوائے۔ بعض خدام پریڈ رضاکاروں میں شامل ہوتے رہے۔

ننکانہ صاحب

دو غیر احمدی مسافروں کو کھانا کھلایا۔ دو بیوہ عورتوں کو قائد مجلس نے کرایہ دلا کر [illegible] دیا۔ ایک معذور کو کھانا کھلایا اور ٹکٹ خرید کر دیا۔ اوسطاً دس مریضوں کو قائد مجلس کی دوکان سے دوا مفت دی جاتی رہی خدام میں یہ روح پیدا کی گئی کہ راستہ چلتے وقت اپنے پاؤں سے چلیں اور راستہ سے اینٹ پتھر وغیرہ دور کرتے رہیں۔ پندرہ اشخاص زیر تبلیغ ہیں۔ ان میں سے چار نے جلسہ سالانہ پر شمولیت کا وعدہ کیا۔ وفود کی صورت میں دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ مختلف قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ روزانہ بعد نماز فجر درس ہوتا رہا۔ نماز فجر کے لئے جگانے کا انتظام کیا گیا۔ کتابیں مہیا ہونے پر بعد نماز مغرب درس جاری کیا جائیگا نماز عشاء اور فجر میں دوست کثرت سے شامل ہوتے ہیں۔ دوست ہفتہ میں دو دفعہ نماز تہجد التزام کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ وقار عمل باقاعدگی سے منایا گیا۔

بہلول پور

غزنی سے آئے ہوئے پٹھانوں کی خدمت کی گئی۔ نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ مسجد کی صفائی کی جاتی ہے۔ تہجد۔ چاشت اور اشراق کی نماز بھی بعض خدام ادا کرتے ہیں۔ چندہ تحریک جدید کے جلدی ادا کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔

بھڑتانوالہ

گاؤں میں ایک شادی کے موقع پر انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ تین افراد کے ایک وفد نے موضع ننگووال میں تین چار آدمیوں اور ایک عورت کو تبلیغ کی۔ اس گاؤں میں پولیس آئی ہوئی تھی۔ ہم نے ان کے ساتھ کام کیا۔ ان کو تبلیغ بھی کی۔ وفد دتا اور مولوی محمد حسن صاحب۔ دیہاتی مبلغ نے دو دن وقف کئے۔ ان دنوں میں ۴ گاؤں میں ۳۲ افراد کو تبلیغ کی۔ دیباچہ تفسیر القرآن کا درس متواتر دیا جاتا رہا۔ خدام نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ چند تہجد پڑھتے اور ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ ہمارے علاقہ میں سیم ہے جس کی وجہ سے راستے خراب رہتے ہیں۔ خدام راستے بناتے رہتے ہیں۔ ہمارے خدام میں سے دو خادم معمولی پڑھے ہوئے ہیں۔ ناخواندہ کو ترجمہ نماز اور کچھ دلائل تبلیغ سکھائے جاتے ہیں۔ ہر ماہ میں دو دن سب خدام تبلیغ کیلئے جاتے ہیں۔ مولوی حسن محمد صاحب دیہاتی مبلغ کے ساتھ بھی خدام فریضہ تبلیغ ادا کرتے ہیں۔

دیوتا احمرا

خدام کو دو دفعہ اکٹھا کر کے نماز باجماعت کی تاکید کی۔ مرکز سے جو ہدایات آئیں خدام کو سنائی گئیں۔

گوجرہ

تحریک جدید کے جلسہ عام میں مہتمم محمد شفیع صاحب اسلم نے خدام کو تحریک جدید میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ بعض نوجوانوں کو انفرادی طور پر اس طرف توجہ دلائی گئی۔ ایک احمدی مسافر کے لئے بہاولپور کا کرایہ مبلغ -/۵ روپے فراہم کیا گیا۔ یوم التبلیغ کے موقع پر اشتہار کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ شہر میں مختلف طریقوں سے تبلیغ کی۔ گردونواح کے دیہات میں خدام کو بھجوایا گیا۔ ایک لاوارث مسافر جو کہ مسجد احمدیہ میں پڑا تھا۔ اس کو ۸ بجے شب ٹانگہ میں بٹھا کر ہسپتال پہنچایا گیا۔

چہور چک ۱۱۷

نماز عشاء سے قبل "تذکرہ" کا اور بعد نماز فجر تفسیر کبیر کا درس ہوتا رہا۔ ترجمہ نماز سکھانے کے لئے بلیک بورڈ پر نماز کے اسباق خوشخط لکھے گئے۔ ذکر الٰہی اور نماز کے بارہ میں بھی اعلان لکھے گئے۔ سب احباب نے ایک دن تبلیغ کے لئے وقف کیا۔ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ چودھری محمد اسحاق صاحب ساقی مبلغ لنڈن کے یہاں تشریف لانے پر رات کو جلسہ کیا گیا۔ جس میں ساقی صاحب کے علاوہ شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر تقریر کی۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب مقرب نے بھی تقریر کی۔ شیخ عبدالقادر صاحب کے ہمراہ منڈی ڈھاباں میں ایک دن پیغام حق پہنچایا۔ اور بعض اہل حدیث احباب کو مشکوٰۃ شریف سے بعض مفید حوالے صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق دکھائے۔ کوٹ مومن میں ایک دن شیخ صاحب کی رات کو تقریر ہوئی۔ بعض غیر احمدیوں کو کتب سلسلہ پڑھنے کے لئے دی گئیں۔ اس ماہ میں دو بار وقار عمل اجتماعی منایا گیا۔ ایک دن دو گھنٹے صرف کر کے ایک دوست کے مکان کا فرش اور دروازہ درست کیا گیا۔ اور ایک دن مسجد کی صفائی کی گئی۔ کنوئیں کا ڈول درست کیا گیا۔ جس سے لوگوں کو پانی بھرنے وضو اور غسل کرنے میں آرام ہوگیا۔ ایک جلسہ میں تربیت اولاد پر لیکچر دیا گیا۔ اور انصار میں سے بعض بزرگوں نے نہایت ہی مفید ہدایات سے مستفیض فرمایا۔ اور بعض بے قاعدگیوں کے بارہ میں توجہ دلائی۔ عہد دہرانے کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اطفال میں سے بڑی جماعت کے طالب علموں کو منظم کرنے کے لئے ایک اجلاس کیا گیا۔ بعض ناراض طلباء کی صلح کرائی گئی۔ اور ان کو ہدایات دی گئیں۔ ان کا ایک لیڈر تجویز کیا گیا۔ چودھری عزیز احمد صاحب نے چندہ وصول کیا۔ مقامی فنڈ اور ٹریکٹوں کی خرید کے لئے گھروں سے آٹا جمع کرنے کی تحریک کی۔ چودھری محمد اکرم خانصاحب۔ ڈاکٹر غلام قادر صاحب۔ چودھری منظور حسین صاحب نے مختلف مواقع پر اپنی خاص ہدایات سے نوجوانوں کی اصلاح فرمائی۔ اور بعض نہایت مفید نصائح سے متمتع فرمایا۔

میرپور خاص (سندھ)

جماعت کے انتظام کے مطابق نماز مغرب میں خدام حاضر ہوتے ہیں۔ باقی نمازیں جہاں بھی موقعہ ملے نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ خدام انفرادی طور پر تبلیغ کرتے رہے۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر غیر احمدیوں میں تبلیغ کی گئی۔ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کرنے کا انتظام ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی انچارج ڈاکٹر میونسپلٹی خدمت کے جذبہ کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ جس کا اچھا اثر ہے۔ باقی خدام بھی گاہے گاہے اپنے ہمسایہ کی خبر گیری کرتے رہے۔ دو خدام کے سوائے سب خدام داڑھی رکھتے ہیں۔

چک ۹۷ ج ب جھنگ

باقاعدہ نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے خاص تاکید کی جاتی رہی۔ ہر روز بعد نماز فجر تفسیر کبیر کا درس ہوتا رہا۔ اس مجلس کا ہر ایک رکن تحریک جدید میں شمولیت اختیار کر چکا ہے۔

لاہور

حلقوں میں دورے کر کے اندازاً ایک ہزار روپے کے تحریک جدید کے وعدے حضرت اقدس کے حضور بھیجے گئے۔ یوم التبلیغ پر انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کی گئی۔ قریباً ایک ہزار ٹریکٹ ریلوے سٹیشن۔ میلہ چراغاں واقعہ شالامار باغ اور دیگر اہم مقامات پر تقسیم کئے گئے۔ ایک خادم کو ٹریکٹ تقسیم کرنے پر زدوکوب کیا گیا۔ جسے اس نے تحمل سے برداشت کیا۔ ہر پندرھویں دن مجلس عاملہ کے اجلاس ہوتے رہتے ہیں۔ مختلف امور کے سلسلہ میں حلقوں کو متعدد سرکلر بھیجے جاتے ہیں۔

گھسیانہ (جھنگ)

خدام نے حلقہ جات تقسیم کر کے تحریک جدید کے وعدوں کی فہرست تیار کی۔ عام چندوں کی وصولی میں بھی تعاون کیا۔ تین چار خدام قرآن باترجمہ پڑھ رہے ہیں۔ حلقہ وار نماز باجماعت کے لئے خدام کوشاں رہے۔ جس کے نتیجہ میں چار حلقوں میں سے تین حلقوں میں نماز باجماعت باقاعدگی سے شروع ہے۔ احباب فرداً فرداً محنت سے کام کرنے پر عمل کر رہے ہیں۔ مسجد کی صفائی میں کئی ایک خدام نے حصہ لیا۔

انسانیت موت کے دروازے پر

”ہر ایک عنصر میں ایک طوفان پیدا ہو جائیگا“

ایٹمی قوت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ——— پیشگوئی

(شیخ عبد القادر از لائل پور)

ذرّے کی مختصر کہانی

گذشتہ پچاس برس کی جد وجہد سے علمائے سائنس نے جوہری نظام کی ایسی باریک در باریک حالتوں کا انکشاف کیا ہے۔ جو زمانہ ماقبل میں انسانی مشاہدہ اور دائرہ ادراک سے باہر تھیں۔

”آج کے قبول شدہ نظریہ اور قوانین اضافیت کے نکتۂ نظر سے مادہ در اصل ایک گاڑھا ہے۔ جس میں توانائی کا سمندر بند کر دیا گیا ہے۔ اور جب مادے کو توانائی میں بدلنے کی تبدیلی عمل میں آتی ہے۔ تو بے پناہ توانائی کے سوتے مادے سے پھوٹ پڑتے ہیں۔ گویا توانائی ایک طاقت ور جن ہے۔ جو مادہ کے سالمات میں مقید ہے اور جب اسے قید سے آزاد کیا جاتا ہے۔ تو پھر توانائی ہر طرح آزاد ہو جاتی ہے۔“

(اقتباس مضمون ہائیڈروجن بم کی کہانی)

یہ توانائی مادہ میں کس قوت اور مقدار میں پائی جاتی ہے؟ آج ثابت ہوا ہے کہ ایک ذرّے میں جسے دنیا ”ذرہ“ ناچیز سمجھتی تھی۔ اتنی طاقت اور قوت موجود ہے۔ جتنی پندرہ ہزار ٹن بارود میں۔ اس کی قوت ولایات متحدہ امریکہ میں پیدا ہونے والی تمام برقی قوت سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی ایک کروڑ کیلوواٹ سے بھی زائد۔ اس جگہ یہ پیش نظر رہے کہ اس قوت کا حامل وہ ذرّہ یا ایٹم ہے۔ جس کا قطر اتنا کم ہے کہ ایک بال کا قطر اس سے ایک کروڑ گنا زیادہ ہے۔ ذرّے کی یہ تحقیق کن کن مراحل سے گذری ذرا تفصیل ملاحظہ ہو۔

لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرّے کا دل چیریں

انیسویں صدی کا سب سے اہم سوال جوہر کی ساخت تھا۔ سائنسدان جوہر کے اندر جھانکنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس صدی کے آغاز میں سر رتھر فورڈ نے انگلینڈ میں ایٹم یا جوہر کی تصویر تیار کر لی۔ جس سے جوہر کا اندرونی نظام پوری طرح عیاں تھا۔ یہ تصویر نظام شمسی کی تصویر سے مشابہ تھی۔ جس طرح نظام شمسی میں سورج مرکز ہے اور اس کے ارد گرد سیارے چکر کاٹتے ہیں اسی طرح ذرّے میں ایک مرکزی جوہر ہے اور اس کے ارد گرد برقی پارے بڑی تیزی سے مسلسل چکر کاٹتے ہیں۔ نظام جوہری میں یہ برقی پارے گویا برقی سیارے ہیں جو اپنے مرکزی جوہر کے طواف پر مجبور ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

بیسویں صدی میں جوہری معلومات میں اور ترقی ہوئی۔

سر رتھر فورڈ نے مرکز جوہر میں غیر برقی ذرّے نیوٹران کی موجودگی کا نظریہ پیش کر کے دنیائے جوہر میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ نظریہ بھی پیش کیا گیا کہ جس طرح نظام شمسی میں تمام قوت کا ذخیرہ سورج ہے۔ سورج ہی تمام سیاروں کو قوت گرمی اور روشنی بخشتا ہے۔ اسی طرح نظام جوہری میں جوہر کا مرکز بھی ایک نہایت زبردست طاقت کا حامل ہے۔ اگر کسی طرح اس طاقت کو منتشر کیا جا سکے۔ تو اس میں سے قوت کا ایک لامحدود ذخیرہ برآمد ہوگا جس پر اختیار حاصل کرنا بہت مشکل ہوگا اس طاقت کا انتشار دنیا میں بہت بڑی تباہی کا باعث بن سکتا۔

(اقتباس مضمون ذرّے کی کہانی)

اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ بیسویں صدی کا سائنسدان مرکز جوہر میں انتشار پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے کئی لاکھ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے نیوٹران یعنی غیر برقی ذرات کو جوہر پر پھینکا۔ یہ بہادر سی مرکز جوہر کے گرد لپٹے ہوئے تیز رفتار برقیات کے حلقے کو توڑ کر مرکز جوہر پر حملہ آور ہوتی ہے اور اس میں بند قوت کو منتشر کر دیتی ہے۔ یہ طاقت جب باہر نکلتی ہے تو عناصر میں ایک طوفان پیدا کر دیتی ہے اور طرفۃ العین میں وہ تباہی آتی ہے کہ جس کو روک لینا۔ انسان کے بس کا روگ نہیں۔ انتہائی حرارت شدید دباؤ بے پناہ طوفانی کیفیت اور اس طوفان کی آغوش میں آگ کے مہیب شعلے ہر چیز کو جلا کر خاکستر کر دیتے ہیں۔ یہانتک کہ دھاتیں پگھل کر بخارات کی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

ہیروشیما میں آپ یہ تباہی دیکھ چکے ہیں یہ ایک ایٹم بم تھا۔ جس کے نتیجہ میں اسی ہزار آدمی ہلاک ہوئے اور نوے ہزار گھائل آنکھ کی ایک جھپکی میں ایک لمبے لمبے شہر کو آگ خون اور ملبے کا ڈھیر بنا دیا گیا

لیکن دنیا پر صرف ایک ایٹم بم نہیں گرے گا۔ بلکہ سینکڑوں ہزاروں لاکھوں ایٹم بموں کے مزے اس بوڑھی زمین کو چکھنے ہوں گے لیکن کیا وہ ان کی تلخیاں برداشت کر سکے گی۔ کیا اس کا کلیجہ پھٹ نہیں جائے گا۔ اور کیا زمین کے پھٹنے سے نظام کائنات میں زلزلہ نہیں آ جائیگا آئیگا تو ضرور لیکن اس کی ہولناکیاں اور بڑھ جاتی ہیں۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہیروشیما والے ایٹم بم کا دور ختم ہوا۔ اس کی تباہی قصہ پارینہ بن چکی۔ اب ہائیڈروجن بم کا دور ہے۔ پہلے بم سے کہیں زیادہ طاقت ور پرانے ایٹم بم کی طاقت بیس ہزار ٹن انتہائی دھماکہ پذیر بارود (ٹی۔ان۔ٹی) کے برابر تھی۔ تصور کیجیے اس سے کئی گنا طاقت میں زیادہ ہائیڈروجن بم کی تباہ کاریاں الاماں و الحفیظ۔ ہائیڈروجن بم کا نظریہ مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ سائنسدان عرصہ سے یہ سوچ رہے تھے کہ سورج جو لاکھوں کروڑوں برس سے توانائی خارج کر رہا ہے۔ آخر اس توانائی کا منبع کیا ہے۔ سورج کس چیز کی بدولت اسی طرح تاباں ہے؟ وہ سوچ بچار کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ انتہائی حرارت اور دباؤ کے تحت سورج میں پائی جانیوالی ہائیڈروجن گیس ہر آن ہیلیم گیس میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اس تبدیلی کے نتیجہ میں جو مادہ خرچ ہوتا ہے وہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جو سورج کو اربوں برس تک تاباں رکھنے کے لئے کافی ہے۔ اس انکشاف کے بعد سائنسدان عرصہ سے اسی کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ سورج میں مندرجہ بالا گیسوں کی تبدیلی کا جو عمل ہو رہا ہے کیا یہی تجربہ زمین پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس تبدیلی کے لئے چونکہ سورج جیسی حرارت اور دباؤ کی ضرورت تھی۔ اسلئے لوگ اس امکان کو مضحکہ خیز خیال کرتے تھے یا یوں کہہ لیجئے کہ بعض سنچلے ——— پاپوش میں لگائی کرن آفتاب کی۔

پھبتی کستے تھے۔ لیکن جب ایٹم بم کا پہلا تجربہ ہوا۔ تو سائنسدانوں کا برسوں کا خواب شرمندہ تعبیر ہونے کا وقت آ گیا۔

اس لئے کہ اس دھماکہ سے جو حرارت اور دباؤ پیدا ہوا تھا۔ وہ سورج کی حرارت اور دباؤ کے مماثل تھا۔ اب ان کے لئے زمین پر سورج کی نقل اتارنا آسان تھا۔

چنانچہ سورج جیسی حرارت اور دباؤ سے ہائیڈروجن کی ہیلیم میں تبدیلی اور اس تبدیلی کے نتیجہ میں بے پناہ قوت اور توانائی پیدا کرنے کے امکانات روشن سے روشن تر ہوتے گئے۔ آخر ۳۱ جنوری ۱۹۵۰ء کو پریذیڈنٹ ٹرومین نے جوہری توانائی کے کمیشن کو ہدایت دے دی کہ وہ ہائیڈروجن بم تیار کرے۔ یہ بم جب استعمال میں آئے گا۔ تو کیفیت یہ ہو گی۔ جیسے سورج زمین پر اتر آیا۔

ظاہر ہے کہ ہائیڈروجن بم جو منصۂ شہود پر آنے کے لئے بیقرار ہے۔ انسان اور انسانیت کے لئے بہت بڑی تباہی ہے۔ اس تباہی کا اعلان چوٹی کے سائنسدان جو ایٹامک پاور کی ریسرچ میں شامل ہیں۔ کر چکے ہیں۔

پروفیسر البرٹ آئن سٹائن نے ۱۳ فروری کو نیویارک سے براڈکاسٹ کرتے ہوئے اس بم کے متعلق فرمایا۔ جب یہ بم وجود میں آ گیا۔ تو اسکے زہریلے اثرات سے کرۂ ارض کی تمام جاندار زندگی کے خاتمہ کا امکان ہے

کینیڈا کے سب سے بڑے سائنسدان ڈاکٹر ہیلن مون نے ایک ملاقات میں بتایا کہ ہو سکتا ہے کہ پہلے ہائیڈروجن بم کا دھماکہ ایک منٹ سے کم عرصے میں دنیا کو منتشر کر دے۔ ایک اعلیٰ بم اگر کافی بڑا ہو تو وہ ایسے سلسلہ وار اثرات پیدا کریگا جو تمام کرۂ ارض کو تباہ کرنے کے لئے گھیرے میں لے لیں گے۔

ڈاکٹر مون نے کہا کہ ہائیڈروجن بم کے دھماکے کا ایسا اثر پڑے گا جیسے سورج کا کوئی ٹکڑا زمین سے ٹکرایا ہے۔ ہائیڈروجن بم کا دھماکہ ہم سب کو چھوٹے چھوٹے ایٹم کے ذرّوں میں بدل دے گا۔ غالباً سات سیکنڈ میں ایسا ہو جائے گا۔ یہ بم ایک خوفناک عفریت ہے

ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس بات میں کس کو شک ہو سکتا ہے کہ دنیا تباہی کے غار پر کھڑی ہے۔ انسانیت موت کے دروازے کو دستک دے رہی ہے سوال یہ تو نہیں ہو سکتا کہ یہ دنیا ابھی سے بالکل تباہ ہو جائے۔ کیونکہ جس خدا نے ان حوادث آخر زمان کی خبر دی ہے۔ اسی عالم الغیب والشہادت خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ابھی دنیا کا باقی رہنا ضروری ہے۔ بہر حال ایک بہت بڑی ہلاکت ہے۔ جو دنیا کے لئے تیار کی جا رہی ہے۔ اس تباہی سے بچانے کے لئے

خدا تعالیٰ۔ اس کے مامور نے وہ رسالت کی کوشش کی۔ لیکن دنیا شنوا نہ ہوئی۔ اب ضرور ہے کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کے ذریعہ دنیا کو کھول کھول کر بتایا۔ کہ ہولناک حادثے رونما ہونے والے ہیں۔ اور حادثہ عظیم وہ ہوگا۔ جو عناصر میں ایک طوفان پیدا کر دیگا۔ جس کی وجہ سے تمام قوموں میں ماتم پڑ جائے گا۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

"خدا کا غضب زمین پر بھڑک رہا ہے۔ اور آئے دن ایسی نئی نئی آفات نازل ہوتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے طور بدل گئے ہیں اور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کوئی بڑی آفت دکھلانی چاہتا ہے۔ اور ہر ایک آفت جو ظاہر ہوتی ہے۔ پہلے سے اس کی مجھے خبر دی جاتی ہے۔ اور میں بذریعہ اخبار یا رسائل یا اشتہار کے اس کو شائع کر دیتا ہوں۔ چنانچہ میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ توبہ کرو۔ کہ زمین پر اس قدر آفات آنے والی ہیں۔ کہ جیسا کہ ناگہانی طور پر ایک سیاہ آندھی آتی ہے۔ اور جیسا کہ فرعون کے زمانہ میں ہوا۔ کہ پہلے تھوڑے نشان دکھلائے گئے۔ اور آخر وہ نشان دکھلایا گیا۔ جس کو دیکھ کر فرعون کو بھی کہنا پڑا۔ کہ اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنی اسرائیل۔

خدا عناصر اربعہ میں سے ہر ایک عنصر میں نشان کے طور پر ایک طوفان پیدا کرے گا۔ اور دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے۔ یہاں تک کہ وہ زلزلہ آجائے گا جو قیامت کا نمونہ ہے تب ہر قوم میں ماتم پڑے گا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے وقت کو شناخت نہ کیا۔ یہی معنے خدا کے اس الہام کے ہیں۔ کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ پچیس برس کا الہام ہے۔ جو براہین احمدیہ میں لکھا گیا۔ اور ان دنوں میں پورا ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہیں وہ سنے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۲)

اس پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاف الفاظ میں فرماتے ہیں۔ کہ ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ عناصر میں اللہ تعالیٰ نشان کے طور پر ایک طوفان پیدا کر دیگا۔ جس کا آخری نتیجہ وہ زلزلہ ہے۔ جو قیامت کا نمونہ ہے۔ جس کے باعث ہر قوم میں ماتم پڑ جائے گا۔ آج واقعات عالم اس پیشگوئی پر صاد کر رہے ہیں۔ ایٹمک پاور کیا ہے۔ وہی عنصری طوفان جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے۔ ساری دنیا اب یہ محسوس کر رہی ہے۔ کہ وہ تباہی جو قیامت کا نمونہ ہے۔ سر پہ کھڑی ہے۔ ہائیڈروجن بم کیا ہے۔ پیش آمدہ زلزلہ عظیمہ کی نشانی۔ ہیروشیما پر جو بم استعمال کیا گیا۔ اس نے ۹ میل کے ایریا کو تباہ و برباد اور مسموم کر دیا۔ اب اسی قسم کے بم تیار ہو رہے ہیں۔ کہ صرف ایک بم کی زد میں دنیا کا کافی حصہ آنے کا امکان ہے۔ دنیا کے سارے مفکر اور مدبر سر بہ گریبان ہیں۔ کہ آنے والی تباہی سے جو کرۂ ارض پر ایک مہیب زلزلہ اور طوفان کی شکل میں وارد ہوگی۔ دنیا کو کس طرح بچایا جا سکتا ہے۔ ان کے دماغ ماؤف ہو چکے ہیں۔ وہ کوئی علاج تجویز نہیں کر سکتے۔ لیکن وائے بدقسمتی وہ اس علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ جو حکیم مطلق نے اپنے مامور کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج

آگئے ہیں اب زمیں پر آگ برسنے کے دن

اسلام ہی عورتوں کے حقوق کا محافظ ہے

بھارت پارلیمنٹ کا ہندو کوڈ بل اور ہندو شاستر

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ)

اسلام کامل اور عالمگیر دین ہے۔ اسکی یہ خصوصیت انسانی زندگی کے ہر مرحلے پر نمایاں نظر آتی ہے۔ اسلام نے عورت کے حقوق کی حفاظت کا جو قانون مقرر فرمایا ہے۔ اسکی جامعیت اور حکیمانہ شان کا تقاضا تھا۔ کہ دوسرے لوگ بھی اسکی تقلید کرتے تا وہ اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین کی تصدیق کرتے۔ ہندو شاستروں میں عورت کے حقوق کا اول تو ذکر ہی نہیں۔ اور جو امور مذکور ہیں۔ وہ نہ ہونے سے بدتر ہیں۔ اس لئے ہندو قوم کے لیڈر ہندو عورتوں کی حالت سدھارنے کے لئے ہندوستان کی گورنمنٹ سے ایک بل پاس کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہندو کوڈ بل کے حامیوں اور مخالفوں کی ایک کانفرنس برائے سمجھوتہ گذشتہ دنوں دہلی میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے روزنامہ "ویر بھارت" امرتسر لکھتا ہے:۔

"ہندو کوڈ بل کے مخالفوں نے شاستروں کی بنا پر طلاق۔ لڑکی کو پتا کی جائیداد میں حق۔ اور صرف ایک ہی استری سے شادی کی زبردست مخالفت کی۔ لیکن ڈاکٹر امبیدکر لا ممبر نے جو گورنمنٹ کی جانب سے اس کانفرنس میں سرکاری پرتی ندھی تھے۔ آغاز میں ہی یہ کہہ کر شاستر کے حامیوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ کہ میں شاستروں سے قطعی ناواقف ہوں۔ اس لئے آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ وہ کامن سنس (عقل) کی بنا پر کہیں۔ جو بات پیش کریں۔ دلیل اور منطق کے ساتھ۔ لیکن شاستروں کو درمیان میں نہ لائیں۔ ان حالات میں کانفرنس کی بیل منڈھے چڑھتی تو کیسے؟ نتیجہ یہ ہوا کہ کانفرنس کوئی فیصلہ کئے بغیر ہی اٹھ گئی۔" (۲۷ر اپریل ۵۱ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو شاستر اور ان کے حامی معقولیت سے عورت کے جائز حقوق کا تعین نہیں کر سکتے۔ ہندو دھرم عقل اور ضرورت زمانہ کے ساتھ تطابق نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندو عورتوں کے حقوق کے لئے حکومت سے قانون بنوانے کی ضرورت پیش آرہی ہے۔ کیا یہ ظلم نہیں۔ کہ عورت کو وراثت سے محروم رکھا جائے۔ اور ظالم مرد کے مظالم کی صورت میں اسکی خلاصی کے لئے طلاق یا خلع کی جائز صورت کی بلاوجہ مخالفت کی جائے؟ اللہ تعالیٰ کے کامل قانون کو ماننے والے اس حالت کو دیکھ کر سجدات شکر بجا لائیں۔ کہ خداوند تعالیٰ نے انہیں ان تاریکیوں اور اس قسم کی لغزشوں سے محفوظ رکھا ہے۔ انسانی فکر کی خامیوں کے ملاحظہ کے لئے آپ اسی اخبار کی اگلی سطور مطالعہ فرمائیں۔ جو درج ذیل ہیں:۔

"مقام مسرت ہے۔ کہ بل کے حامیوں نے عقلمندی سے کام لیکر اس تجویز کو منظور کر لیا۔ کہ کنواری لڑکی کو تو باپ کی جائیداد میں بھائیوں کے برابر حصہ ملے۔ لیکن شادی شدہ لڑکیوں کا ان کے سسر کی جائیداد میں ان کے خاوند کے برابر حصہ ہو۔ یہ ہے بھی درست۔ کیونکہ شادی کے بعد لڑکی در اصل اسی گھرانے کی ہو جاتی ہے۔ جہاں اسکی شادی ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ میکے والا نام بھی تبدیل کر کے اس کا نیا نام رکھا جاتا ہے۔ اور اسے گھر کی لکشمی یا گھر کی رانی کا خطاب ملتا ہے۔ جس گھر کی وہ رانی ہے۔ اسکی جائیداد میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔ یہ سوسائٹی کا ظلم ہے۔" (ویر بھارت ۲۷ر اپریل ۵۱ء)

بلاشبہ خاوند کے گھرانے میں عورت کا وارث نہ ہونا ہندو سوسائٹی بلکہ ہندو شاستروں کا ظلم ہے۔ مگر کیا شادی ہو جانے سے وہ لڑکی اپنے ماں باپ کی بیٹی اور اپنے بھائیوں کی بہن نہیں رہتی؟ اگر رہتی ہے۔ اور یقیناً رہتی ہے۔ تو اسے ان کی وراثت سے محروم کرنا بھی سراسر ظلم ہے۔ انسانی فطرت کے مطابق وراثت کا قانون وسیع ہونا چاہیئے۔ رشتہ داروں میں ہر جگہ معقول رنگ

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

کمپنیوں کے شیئرز پر زکوٰۃ؟

کمپنیوں کے شیئرز پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اور شیئرز کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ نہ کہ مارکیٹ قیمت پر۔

تفصیل کیلئے نظارت بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ سے خط و کتابت فرمائیں (نظارت بیت المال)

اعلانِ نکاح

عزیز مکرم میاں محمد یوسف صاحب قریشی بریلوی کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۵۰ء کو الحاج خان بہادر چوہدری الٰہی خاں مرحوم کی دختر نیک اختر عزیزہ عابدہ بیگم صاحبہ پروفیسر جامعہ نصرت گرلز ہائی سکول کے ساتھ تین ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ نکاح میں خصوصیت کے ساتھ جماعت کو درستی اخلاق اور اسوۂ حسنہ کی طرف بھی توجہ دلائی۔ تقریب رخصتانہ ۱۱ اپریل ۱۹۵۰ء کو بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ احباب فریقین کے لئے دعا فرمائیں۔

خادمہ لطیف النساء بیگم ماڈل ٹاؤن لاہور

تحریک جدید کا وعدہ اور وصولی کا حساب بھیجدیا گیا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید بیرونی ممالک میں جو تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کر رہی ہے۔ اس کے اخراجات کا بوجھ تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے کندھوں پر ہے۔ گذشتہ سالوں میں مجاہدین یہ کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ اپنے وعدے ۳۱ مئی تک مرکز میں داخل کر دیں۔ تا وہ جہاں اس اقدام سے "سابقون الاولون" کے گروہ میں آ جائیں۔ وہاں ان کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے بھی پیش کر دیئے جاوینگے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ "اخبار الفضل" میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے مجاہدوں کو ۵ مئی کے خطبہ میں خاص طور پر جلد ادا کرنے کی توجہ دلائی ہے۔ اور یہ خطبہ جس وقت مخلصین نے پڑھا ان کے دل میں شدید خواہش پیدا ہو گئی۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک پورا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اس مقصد کے لئے کہ احباب کرام فوری توجہ کر سکیں دفتر وکیل المال تحریک جدید کی طرف سے وعدہ کرنے والے احباب کو ان کے وعدہ اور وصولی کی اطلاع کر دی گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو اطلاع نہ ملی ہو۔ اور انہیں اپنا وعدہ یاد نہ ہو۔ تو وہ وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے فوراً دریافت فرما دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دفتر واپسی ڈاک جواب ارسال کرے گا۔ وہ احباب جنکے ذمہ تحریک جدید کے گذشتہ سال یا گذشتہ سالوں کا بقایا ہو۔ وہ بھی ۳۱ مئی تک ادا ہو جانا چاہیئے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جمعیت اقوام میں روس کو نظر انداز کرنا ہلاکت کو دعوت دینے کے مترادف ہے

انجمن اقوام متحدہ کی سرگرمیوں پر وارن آسٹن کا تبصرہ!

لیک سکسیس ۱۶ رمئی:- مسٹر وارن آسٹن نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ انجمن اقوام متحدہ اپنی بعض سرگرمیوں کے ذریعہ جن کا علم بہت کم لوگوں کو ہے۔ ایسے حالات پیدا کر رہی ہے۔ جو دنیا کے امن اور ترقی کے لئے بہت حد تک مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

مسٹر وارن آسٹن نے یہ خیال نیو جیرسی میں ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی ادارہ صحت نے یونان میں ماہرین کی امداد اور ڈی۔ ڈی۔ ٹی کے استعمال سے ملیریا پر اتنا قابو پا لیا۔ کہ تین سال میں جہاں پہلے ۸۵ فی صدی آدمی اس موذی مرض کا شکار رہتے تھے۔ اب صرف ۵ فی صدی آدمی اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔

مسٹر آسٹن نے یہ بھی کہا۔ کہ اس ادارے کی امداد سے مصر کے طول و عرض میں ہیضے کا نام و نشان مٹا دیا گیا۔ جس کی وجہ سے ہر سال ہزاروں آدمی موت کی نیند سو جاتے تھے۔

مسٹر آسٹن اقوام متحدہ کے غیر ترقی یافتہ ملکوں کے فنی امداد کا ذکر کیا جس کا پروگرام اگلے مہینہ میں دنیا کی ۶۰ قومیں مرتب کریں گی۔ انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ اس لائحہ عمل کا نفاذ دنیا میں لاکھوں آدمیوں کی زندگیوں کو بہتر بنا دے گا۔

اقوام متحدہ کی سیاسی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر آسٹن نے کہا کہ اس میدان میں بھی اس انجمن نے بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ ایران سے روسی فوج کی واپسی، برلن کی ناکہ بندی کا خاتمہ، یونان کی خانہ جنگی کا سدباب اور انڈونیشیا وغیرہ میں امن کی بحالی اس بات کا زندہ ثبوت ہیں۔ کہ سیاسی اعتبار سے بھی انجمن اقوام متحدہ ناکام نہیں رہی۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ کہ بغیر روس کی شرکت کے اقوام متحدہ کو منظم کرنا حقیقت میں اس کی ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ (ی۔ س۔ ن۔ س)

یوم امن کے موقع پر پاکستانی مصنوعات کی نمائش

واشنگٹن ۱۶ رمئی:- خبر ملی ہے کہ جارج ٹاؤن کے یونیورسٹی کے طلبہ نے جو نمائش ایشیا کے یوم امن منانے کے لئے کی تھی۔ اس میں پاکستان ہندوستان۔ فلسطین۔ لنکا اور فلپائن کی سفارت خانوں کی تیار کردہ اشیاء بھی منظر عام پر لائی گئیں۔ اس نمائش کا نصب العین آزاد دنیا کے لئے آزاد تجارت کا قیام ہے۔ اس تجارتی نمائش پر ۳ لاکھ ڈالر خرچ آئے۔ اس کا سارا انتظام طلبہ کے ہاتھ میں تھا۔

(ی۔ س۔ ن۔ س)

ہندوستان سے واپس آنیوالے نئے مہاجرین

کراچی ۱۶ رمئی۔ حکومت ہند نے حکومت پاکستان کو مطلع کیا ہے۔ کہ حال ہی میں جو ہندوستانی مسلمان پاکستان آئے ہیں۔ انہیں تارکان وطن یا ترک وطن کا ارادہ رکھنے والوں کے زمرہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ نیز حکومت پاکستان ان مسلمانوں کو مراجعت وطن کے لئے پرمٹ عطا کرے۔ تاکہ انہیں اپنے گھروں میں دوبارہ آباد کیا جا سکے۔

بقیہ صفحہ ۶

میں اسے نافذ ہونا چاہیئے۔ یہ قانون انسانوں کے سمجھوتے یا رضامندی ایسی تبدیل ہونے والی بنیاد پر مبنی نہیں ہونا چاہیئے۔ انسان ایسے معاملات میں جنبہ داری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سچے اور کامل مذہب کا فرض ہے۔ کہ وہ وراثت کے بارے میں بھی جامع قانون پیش کرے۔ اسلام کا پیش کردہ قانون ہر رنگ میں مکمل ہے اس میں مرد و عورت سب کے حقوق وضاحت سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ کاش کہ ہندو قوم بھی اس کامل قانون کو اپنا لے۔

برطانوی دولت مشترکہ کی اپیل

لندن ۱۶ رمئی۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی نے نوجوانوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ برطانوی دولت مشترکہ ایک بے مثال تنظیم ہے۔ جس میں برطانیہ نے سابقہ محکوم علاقوں کو اب مساوی حیثیت دے دی ہے۔

ہم نے شاہ ایران کو اپنے دلوں میں جگہ دی ہے

وزیر خارجہ پاکستان کی تقریر!

کراچی ۱۶ رمئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے آج ایرانی اخبار نویسوں کے اعزاز میں دی گئی دعوت کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا جب شاہ ایران یہاں تشریف لائے تو ہم نے انہیں اپنے دلوں میں جگہ دی۔ ایران ہمارے لئے کوئی اجنبی ملک نہیں۔ ہمارا تمدن بڑی حد تک ایرانی تمدن کا مرہون منت

عام ضرورت کی اشیاء کے نرخوں پر کنٹرول کا آرڈیننس نافذ کر دیا جائیگا

کراچی ۱۶ رمئی۔ حکومت پاکستان ایک ایسا آرڈیننس نافذ کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔ جس کے مطابق عام ضرورت کی اشیاء کی قیمتوں پر کنٹرول کیا جائے گا۔ مقصد یہ ہے۔ کہ پاکستان میں عام اشیاء صرف خریدنے والے پاکستانی روپے کی قیمت برقرار رہنے کے فیصلہ سے پوری پوری طرح فائدہ اٹھا سکیں۔

امکان ہے کہ اس آرڈیننس کا اطلاق بعض نئی صورتوں پر بھی ہوگا۔ اور اس طرح اس کا دائرہ عمل وسیع ہو جائے گا۔ اور چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف قانون کی حیثیت بھی وسیع تر ہو جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس قانون کے تحت آرڈیننس کی دفعات کی خلاف ورزی مستوجب سزا قرار پائے گی۔

مغربی جرمنی میں آزاد خود مختار حکومت بحال کی جائے

امریکن فیڈریشن آف لیبر کی مجلس عاملہ کا مطالبہ

واشنگٹن ۱۶ رمئی:- امریکن فیڈریشن آف لیبر کی مجلس عاملہ نے سفارش کی ہے۔ کہ مغربی جرمنی میں آزاد اور خود مختار حکومت کو بحال کر دیا جائے۔ تاکہ وہ امن عالم کے قیام میں ممد ثابت ہو۔ اس مجلس کا خیال ہے۔ کہ اگر ایسا ہوگا۔ تو اشتراکیوں کے وہ منصوبے خاک میں مل جائیں گے جن کا مقصد مغربی جرمن پر تسلط جمانے کے بعد فرانس۔ بلجیم اور ہالینڈ اور براعظم کے دیگر علاقوں پر قبضہ کرنا ہے۔ مجلس نے اس رائے کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ امریکہ اور دوسری حکومتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ جرمنی کے متعلق اپنے اس رویہ کو بدل لیں جو انہوں نے جنگ کے دوران میں اختیار کر رکھا تھا۔ نیز جرمنی کے ساتھ صلح کا معاہدہ کر کے فاتح اقوام اپنی فوجیں وہاں سے ہٹا لیں۔ اور جرمن کے اقتصادی نظام کو یورپ کی اقتصادی زندگی کا ایک جزو سمجھنا شروع کر دیں۔ مجلس کا خیال ہے کہ اس کے علاوہ کوئی اور تدبیر نہیں ہو سکتی۔ جو جرمن کو یہ ترغیب دلائے کہ وہ اپنے آپ کو مغربی جمہوریتوں کا ایک حصہ دار سمجھے اور روس کی چالوں میں آنے سے گریز کرے۔ آخر میں مجلس عاملہ نے کہا ہے۔ کہ جرمن کے کارخانوں کی توڑ پھوڑ کا کام بند کر دیا جائے اور جرمن کی فولاد کی پیداوار سے پابندیاں اٹھا لی جائیں۔ (ی۔ س۔ ن۔ س)

میرے اور پنڈت نہرو کے نزدیک مسئلہ کشمیر کا واحد حل آزاد استصواب ہے

سان فرانسسکو ۱۶ رمئی۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے امریکہ کے مغربی ساحل پر پہلی پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ ان کے اور پنڈت نہرو کے درمیان کراچی میں جو مذاکرات ہوئے ان میں مسئلہ کشمیر بھی زیر بحث آیا تھا۔

آپ نے کہا میں اور پنڈت نہرو آخر کار اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ مسئلہ کا واحد حل ایک آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب ہے۔ اور یہ کہ استصواب جلد منعقد کرانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ اگر دونوں فریق دیانتداری۔ خلوص اور پوری نیک نیتی سے کشمیر کے متعلق حفاظتی کونسل کی قرارداد پر عمل کریں۔ تو امیر البحر نمٹز کے آجانے کے بعد استصواب میں زیادہ دیر نہ لگے گی۔

اس سوال کے جواب میں کیا پاکستان کو روس کی طرف سے حملہ کا ڈر ہے۔ آپ نے کہا پاکستانی اپنی جانوں سے زیادہ اپنی آزادی کو عزیز رکھتے ہیں۔ وہ کسی بھی حملہ کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

"الانصاف" لائلپور کی اپیل خارج کر دی

لاہور ۱۶ رمئی۔ کل لاہور ہائیکورٹ کے فل بنچ مشتمل بر آنریبل چیف جسٹس، مسٹر جسٹس ایس۔ اے رحمن اور مسٹر جسٹس شریف نے زمیندارہ الیکٹرک پریس لائلپور کے مالک مسٹر علی محمد خادم اور روزنامہ "الانصاف" لائلپور کے مالک مولوی عبد الغنی کی اپیلوں کا فیصلہ سناتے ہوئے انہیں ایک ایک سو روپیہ خرچہ کے ہمراہ خارج کر دیا۔

یہ دونوں اپیلیں حکومت پنجاب کی اس حکم کے خلاف کی گئی تھیں۔ جس کے تحت زمیندارہ الیکٹرک پریس اور روزنامہ "الانصاف" لائلپور سے علامہ مشرقی کا ایک قابل اعتراض خطبہ شائع کرنے کے الزام میں تین تین ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب کی گئی تھیں۔

خیبر یونیورسٹی

پشاور ۱۶ رمئی۔ اعلان کیا گیا ہے کہ خیبر یونیورسٹی کا تعلیمی سال ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا۔ اور اس نے اب وہ ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں جو اب تک سرحد کے بارے میں پنجاب یونیورسٹی کو حاصل تھیں۔